رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت شارع

جناب نور الٰہی صاحب ایڈووکیٹ۔ گجرات

(۲)

بحیثیت شارع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک منصب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے مطاع مطلق حاکم و فرمانروا ہیں۔ امام ابوبکر احمد بن علی جصاص نے احکام القرآن کے باب وجوب طاعۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر کیا۔

قال اللہ تعالیٰ (اَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُولَ) وقال تعالیٰ: (وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ) وقال تعالیٰ: (وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ) وقال تعالیٰ (فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) فاكد جل وعلا بهذه الآيات وجوب طاع الرسول صلى الله عليه وسلم وابان ان طاعته طاعة الله وافاد بذالك ان معصيته، معصية الله وقال الله تعالىٰ: (فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) فاوعد على مخالفة امر الرسول وجعل مخالف امر الرسول والممتنع من تسليم ما جاء به والشاك فيه خارجاً من الايمان بقوله تعالىٰ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) قيل في الحرج ههنا انه الشك روى ذالك عن مجاهد واصل الحرج الضيق وجائز ان يكون المراد التسليم من غير شك فى وجوب تسليمه ولا ضيق صدر به بل بالشراح صدر وبصيرة ويقين. وفى هذه الآية دلالة على ان من رد شيئاً من اوامر الله تعالىٰ او اوامر رسوله صلى الله عليه وسلم فهو خرج من الاسلام سواء رده من جهة الشك فيه او من جهة ترك القبول والامتناع من التسليم وذالك يوجب ما ذهب اليه الصحابة فى حكمهم بارتداد من امتنع من اداء الزكاة وقتلهم وسبى ذراريهم لان الله حكم بان من لم يسلم للنبى صلى الله عليه وسلم قضائه وحكمه فليس من اهل الايمان۔

ترجمہ:۔ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی (النساء۔ ۵۹)۔ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (النساء۔ ۶۴)۔ جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء۔ ۸۰)۔ پس اے نبیؐ، تیرے رب کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ وہ اپنے جھگڑوں میں تجھے فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلہ تو کرے اس کی طرف سے اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اُسے پوری طرح تسلیم کریں (النساء۔ ۶۵)

ان آیات میں اللہ جل وعلا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے وجوب کی تاکید فرمائی اور بیان کیا کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور علیٰ ہذا القیاس رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے (النور۔ ۶۳)

اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی پر وعید سنائی ہے اور رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کو تسلیم نہ کرنے والے یا اس میں شک کرنے والوں کو خارج از ایمان قرار دیا ہے۔ یہ مضمون سورۃ النساء کی مندرجہ بالا آیت ۶۵ میں بالصراحت بیان کیا گیا ہے: مجاہد کی روایت کے مطابق اس آیت میں لفظ "حرج" کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد شک ہے اور بنیادی طور پر حرج کا مفہوم تنگی ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے فیصلے کو بغیر کسی شک کے پورے شرح صدر اور بصیرت و یقین کے ساتھ تسلیم کیا جائے اور اس کے خلاف اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کی جائے۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے احکام یا اس کے رسولؐ کے احکام میں سے کسی حکم کو رد کیا تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا خواہ اس نے ایسا کسی شک کی وجہ سے کیا یا اس حکم کو تسلیم و قبول کرنے سے انکار کی بنا پر کیا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے مانعینِ زکوٰۃ کے ارتداد اور انہیں قتل اور ان کی ذریت کو قید کرنے کا جو حکم دیا وہ بالکل صحیح ہے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور حکم کو تسلیم نہ کیا وہ اہلِ ایمان میں سے نہیں ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کو مآخذِ قانون قرار دیا ہے۔ فرمایا گیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (النساء - ۵۹)

ترجمہ: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہوں۔ پھر اگر تمہارے

درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اُس کو اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور یوم آخر پر۔"

نواب صدیق حسن خاں نے "نیل المرامؒ من تفسیر آیات الاحکام" میں اس آیت کے ذیل میں تحریر کیا ہے:

طاعة الله عزوجل هي امتثال اوامره ونواهيه و طاعة رسوله صلى الله عليه وسلم هي فيما امر به ونهى عنه ـ قال الحافظ ابن القيم في " اعلام الموقعين"، امر الله تعالیٰ بطاعته وطاعة رسوله واعاد الفعل إعلاماً بان طاعة الرسول تجب استقلالاً من غير عرض ما امر به على الكتاب ـ بل اذا امر وجبت طاعته مطلقاً سواء كان ما امر به في الكتب او لم يكن فيه، فانما اوتي الكتب ومثله معه ـ

ترجمہ: " اللہ عزوجل کی اطاعت سے مراد اس کے اوامر و نواہی کی تعمیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ان کاموں میں ہے جن کا آپؐ نے حکم دیا، یا جن سے آپؐ نے منع فرمایا۔ حافظ ابن القیمؒ نے "اعلام الموقعین" نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے اور "الرسول" کے ساتھ فعل (اطیعوا) کا اعادہ کیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ رسولؐ کے احکام کی اطاعت مستقل طور پر واجب ہے خواہ یہ احکام "الکتاب" میں درج ہوں یا نہ ہوں کیوں کہ آپ کو "الکتاب" دی گئی اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور نعمت عطا کی گئی۔"

لہ مطبوعہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ص ۱۵۶۔

سید قطب شہید اپنی تفسیر "فی ظلال القرآن" جلد دوم پارہ پنجم کے ص ۱۲۰ پر مندرجہ بالا آیت کے تحت لکھتے ہیں:

واللہ واجب الطاعۃ ۔ ومن خصائص الوھیۃ ان یسن الشریعۃ ۔ فشریعتہ واجبۃ التنفیذ ۔ وعلی الذین اٰمنوا ان یطیعوا اللہ ۔ ابتداء ۔ و ان یطیعوا الرسول ۔ بما لہ من ھذہ الصفۃ صفۃ الرسالۃ من اللہ فطاعۃ اذن من طاعۃ اللہ ۔ الذی ارسلہ بھذہ الشریعۃ ببیانھا للناس فی سنتہ ۔۔ وسنتہ وقضاؤہ ۔علی ھذا ۔ جزء من الشریعۃ واجب النفاذ ۔۔ والایمان یتعلق ۔ وجوداً وعدماً ۔ بھذہ الطاعۃ وھذا التنفیذ ۔ بنص القراٰن : اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ...؟

ترجمہ :۔ اور اللہ کی اطاعت واجب ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ وہ شریعت عطا کرے اور اس کی شریعت کا نفاذ واجب ہے ۔ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اوّلاً اللہ کی اطاعت کریں اور رسول کی اطاعت کریں ۔ کیونکہ آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب رسالت پر مامور کئے جانے کی بنا پر اطاعت کے مستحق ہیں ۔ آپؐ کی اطاعت اللہ کے اذن سے ہے جس نے آپؐ کو یہ شریعت دے کر بھیجا اور یہ فریضہ آپؐ کے سپرد کیا کہ آپؐ اپنی سنّت کے ذریعہ سے اس شریعت کی تشریح و توضیح کریں ۔ چنانچہ آپؐ کی سنّت اور آپؐ کے فیصلے واجب النفاذ شریعت کا حصّہ ہیں اور آدمی کا ایمان شریعت کی اطاعت اور اس کے نفاذ پر منحصر ہے، جیسا کہ نصِ قرآنی — اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ — میں بیان کیا گیا ہے ۔

مندرجہ بالا اقسام کے تشریعی اختیارات کے علاوہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اختیارات کے لیے مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ فرمائی جائیں۔

ا۔ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ (سورة الحشر۔ ۷)

ترجمہ:۔ "جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے منع کر دے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے"۔

ب۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال۔ ۲۴)

ترجمہ:۔ "اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو، جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو زندگی بخشنے والی ہے"۔

ج۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط (الاعراف۔ ۱۵۷)

ترجمہ:۔ "(یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر نبی امی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے"۔

پہلی آیت میں لفظ "ما" عام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اوامر و نواہی

کو شامل ہے۔ اس لیے آنحضرتؐ کے تمام احکام واجب التسلیم شریعت ہیں۔ سید قطب شہید نے " فی ظلال القرآن " کی آخری جلد میں اس آیت کو اسلام کا دستوری نظریہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

فسلطان القانون فی الاسلام مستمد من ھٰذا التشریع جاء بہ الرسول - صلی اللہ علیہ وسلم - قرآناً اَوْ سنۃً والامۃ کلھا والامام معھا لا تملك ان تخالف عما جاء الرسول - فاذا شرعت ما یخالفہ لم یکن لتشریعھا ھٰذا سلطان، لانہ فقد السند الاول الذی یستمد منہ السلطان .. وھٰذہ النظریۃ تخالف جمیع النظریات البشریۃ الوضعیۃ، بما فیھا تلك التی تجعل الامۃ مصدر السلطات بمعنی ان الامۃ ان تشرع لنفسھا ما تشاء، وکل ما تشرعہ فھو ذو سلطان - فمصدر السلطات فی الاسلام ھو شرع اللہ الذی جاء بہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم والامۃ تقوم علی ھٰذہ الشریعۃ وتحرسھا وتنفذھا - والامام نائب عن الامۃ فی ھٰذا - وفی ھٰذا تنحصر حقوق الامۃ - فلیس لھا ان تخالف عما آتاھا الرسول فی ای تشریع -

ترجمہ: " اسلام میں قانون کی طاقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی قرآن و سنت ۔ سے ماخوذ ہے۔ پوری اُمت اور ان کے امام کو یہ اختیار نہیں کہ وہ رسول اللہ علیہ وسلم کی لائی شریعت کی مخالفت کرسکے۔ جب اُمت کوئی ایسی قانون سازی کرے جو شریعت (نبوی) کے خلاف ہو تو اُسے کوئی قانونی جواز حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ قانون سازی اس بنیادی سند و حجت سے محروم ہے جس پر قانون کی طاقت کا انحصار ہے۔ اسلام کا یہ نظریہ انسانوں کے بنائے ہوئے جملہ نظریات کے خلاف ہے۔ کیونکہ دیگر وضعی نظریات (باقی بر صفحہ ۴۱)